www.KitaboSunnat.com

کسی نے آگ بلند کرنے کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا۔

"وہ مجوس کے لیے ہے"

اس قسم کی تجاویز کے بعد مجلس برخاست ہو گئی۔

بعد ازاں عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ الانصاری نے خواب دیکھا جس میں انہوں نے ایک شخص کے پاس ناقوس دیکھ کر اس سے بیچنے کے متعلق دریافت کیا تاکہ وہ اس سے نماز کا اعلان کریں لیکن اس شخص نے اعلان کے لیے اس سے بہتر کلمات (اذان) سکھائی۔ جب یہ خواب رسول اللہؐ سے ذکر ہوئی تو آپؐ نے نماز کے لیے یہی اذان مقرر فرمادی اور اس طرح سے یہ اذان مشروع ہو گئی۔ اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد، ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ یہی اذان حضرت عمرؓ نے بھی خواب میں سیکھی اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔

اب اگر مقصد صرف اعلان کرنا ہی ہو تو کیا نماز کے لیے بھی اذان کی بجائے دیگر اعلانات مثلاً "نماز تیار ہے" وغیرہ امر بالمعروف کے ضمن میں آسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اعلان کے مقصد ہی سے شریعت نے یہ اذان مقرر کی ہے اور اہم موقعوں پر اس کا استعمال سکھایا ہے جو اعلان ہونے کے ساتھ عبادت بھی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں نماز کے علاوہ سحری کے لیے اور خطبۂ جمعہ شروع ہونے سے قبل (جمعہ کی تیاری کے لیے) پہلی اذان کا ثبوت ملتا ہے۔ گویا صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سمجھا ہے کہ اگر کوئی اہم ضرورت ہو تو اعلان کے لیے الفاظ مسنونہ کو ہی استعمال کرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا بیان میں ضمناً حضرت عثمانؓ کا جمعہ کی پہلی اذان رائج کرنا اور پھر اس کے رواج عام پانے کی حقیقت بھی واضح ہو گئی (د ثبت الامر علی ذلک) اسی طریقہ پر عمل رائج ہو گیا۔ (بخاری)

تصحیح

ماہنامہ "محدث" جلد ا، عدد ۲، ۲ میں مضمون عشرہ ذی الحجہ۔ قربانی کے فضائل و احکام۔ اشاعت ذی القعدہ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ کے ص۳۲ سطر ۹ میں تصحیح فرمالیں۔ صحیح عبارت (سولہ باقی ماندہ حضرت علی کو دیے کی بجائے) ۲۷ باقی ماندہ حضرت علی کو دیے ——— ہے

(ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ